© rasailojaraid.com

نفاذ اسلام کی جدوجہد کا
علمی و فکری ترجمان

ماہنامہ
الشریعہ
گوجرانوالہ

جلد ۱ جون ۱۹۹۰ء شمارہ ۹

سرپرست
شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

مدیر
ابو عمار زاہد الراشدی

معاونین
ڈاکٹر نور محمد غفاری
پروفیسر غلام رسول عدیم
حافظ مقصود احمد ایم اے
حافظ عبید اللہ عابد
حافظ محمد عمار خان ناصر

بدل اشتراک
اندرون ملک سالانہ /۱۰۰ روپے فی پرچہ /۱۰ روپے

امریکی ممالک	سالانہ پندرہ ڈالر
یورپی ممالک	سالانہ دس پونڈ
سعودی عرب	سالانہ پچیس ریال
عرب امارات	سالانہ پچاس درہم

خط و کتابت کا پتہ
ایڈیٹر ماہنامہ الشریعہ مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۳۳۱ گوجرانوالہ

رقوم کی ترسیل کے لیے
(مولانا زاہد الراشدی)
اکاؤنٹ نمبر ۱۵۹۹ حبیب بنک
بازار تھانیوالہ گوجرانوالہ

مسعود اختر نے مسعود پرنٹرز
سرکلر روڈ لاہور سے طبع کرا کر
[illegible] مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ سے
شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریعت بل اور شریعت کورٹ

قومی اسمبلی کے ارکان کی نازک ترین ذمہ داری

سینیٹ آف پاکستان نے مولانا سمیع الحق اور مولانا قاضی عبد اللطیف کا پیش کردہ شریعت بل کم و بیش پانچ سال کی بحث و تمحیص کے بعد بالآخر متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ شریعت بل ۸۵ء میں پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اسے عوامی رائے کے لیے مشتہر کرنے کے علاوہ سینیٹ کی مختلف کمیٹیوں نے اس پر طویل غور و خوض کیا اور اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھی اسے بھجوایا گیا۔ شریعت بل کی حمایت اور مخالفت میں عوامی حلقوں میں بھی گرما گرم بحث ہوئی، متعدد حلقوں کی طرف سے اس میں ترامیم پیش کی گئیں اور بالآخر ترامیم کے ساتھ شریعت بل کو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد کے حوالہ سے ۴۹ء میں قراردادِ مقاصد کی منظوری اور ۷۳ء میں اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دیے جانے کے بعد یہ تیسرا اہم ترین واقعہ ہے۔ اول الذکر دو اقدامات کے ذریعہ ملک کی نظریاتی اور اسلامی حیثیت کے تعین کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات و احکامات کو قومی پالیسیوں کا سرچشمہ قرار دیا گیا تھا اور شریعت بل ملک کے اجتماعی نظام میں اسلامی تعلیمات کے مطابق انقلابی عملی تبدیلیوں کا نقطہ آغاز ہے۔

شریعت بل سینیٹ سے منظور ہونے کے بعد اب قومی اسمبلی کے فلور پر آنے والا ہے اور اسے منظور کرنے کی ذمہ داری قومی اسمبلی کے ارکان کے لیے ایک کڑی آزمائش بن گئی ہے۔ ملک کے بعض حلقے اپنے گروہی مفادات اور مصلحتوں کی خاطر یقیناً "شریعت بل" کی منظوری میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کریں گے بلکہ ان کوششوں کا آغاز بھی ہو گیا ہے لیکن قومی اسمبلی کے ارکان سے ہم یہ گزارش کریں گے کہ وہ گروہی، جماعتی اور طبقاتی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر شریعت بل [illegible] ایک مسلمان کی حیثیت سے اپنے ضمیر کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطابق اس کے بارے میں فیصلہ کریں کیونکہ شریعت اسلامیہ کی بالادستی ایک مسلمان کے ایمان وعقیدہ کا مسئلہ بھی ہے اور اس کے لیے میدانِ حشر میں بارگاہِ ایزدی اور دربارِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جواب دہی کے مرحلہ سے بھی گزرنا ہوگا۔ نفاذِ اسلام کے حوالے سے "شریعت بل" کے علاوہ ایک اور اہم اور نازک مسئلہ بھی اس وقت قومی اسمبلی کے ارکان کے ضمیر کو دستک دے رہا ہے اور وہ ہے وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے مالیاتی امور کو مستثنیٰ رکھنے کا مسئلہ جو اس وقت قومی حلقوں میں سنجیدگی کے ساتھ زیر بحث ہے

وفاقی شرعی عدالت کو جب دس سال قبل تشکیل دی گئی تھی اور اس کی ذمہ داریوں میں ملک میں رائج غیر اسلامی قوانین پر نظر ثانی کا کام بھی تھا لیکن بعض دیگر قوانین کی طرح مالیاتی قوانین کو دس سال کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے مستثنیٰ کر دیا گیا تھا اور اس استثنا کی وجہ یہ بیان کی گئی تھی کہ اس دوران متبادل مالیاتی نظام ترتیب پا جائے تاکہ موجودہ غیر اسلامی سودی مالیاتی نظام کو یک لخت ختم کرنے کی صورت میں کوئی خلا پیدا نہ ہو اور مالیاتی نظام افراتفری اور ابتری کا شکار نہ ہو جائے۔ دس سال کی یہ میعاد جون ۹۰ء کے دوران ختم ہو رہی ہے جبکہ اسلامی نظریاتی کونسل ملکی اور بیرونی علماء اور ماہرین معیشت کی مشاورت اور راہنمائی سے سود سے پاک معاشی نظام کا مکمل خاکہ مرتب کر کے حکومت کے حوالے کر چکی ہے لیکن حکومتی حلقوں کا یہ رجحان سامنے آ رہا ہے کہ وہ وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے مالیاتی امور کو مستثنیٰ رکھنے کی مدت میں مزید اضافہ کر کے موجودہ سودی نظام کو برقرار رکھنے کی فکر میں ہیں۔ اس مقصد کے لیے ارکان اسمبلی کو ہموار کرنے کی مہم جاری ہے اور یہ مسئلہ بھی قومی اسمبلی کے سامنے آنے والا ہے۔ قومی اسمبلی کے ارکان کے سامنے اس مسئلہ کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے کہ سود کو قرآن کریم نے صراحتاً حرام قرار دیا ہے بلکہ سود کے لین دین کو خدا اور رسول کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا ہے جبکہ موجودہ معاشی نظام کی بنیاد ہی سود پر ہے اور اسلام کے مکمل نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے معاشی نظام کو سود اور اس جیسی خرابیوں سے یکسر پاک کر دیا جائے۔ اس لیے ہم قومی اسمبلی کے محترم ارکان سے گزارش کریں گے کہ وہ سود پر مبنی غیر اسلامی معیشت کو باقی رکھنے کی ہر کوشش کا ساتھ نہ دیں بلکہ اس بات پر زور دیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی بنیاد پر سود سے پاک معاشی نظام کو ملک میں بلا تاخیر رائج کیا جائے۔

بہرحال "شریعت بل" اور "شریعت کورٹ کے اختیارات" کا مسئلہ ارکان قومی اسمبلی کے ضمیر اور ایمان کے لیے چیلنج کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اگر انہوں نے ان دو مسائل کے سلسلہ میں دین وایمان کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے کردار کا تعین کیا تو ان کا یہ عمل دنیا وآخرت میں ان کی نیک نامی اور سرخروئی کا باعث ہوگا اور اگر وہ مخصوص مصلحتوں اور گروہی وطبقاتی مفادات کے حصار سے خود کو نہ نکال سکے تو سود پر اصرار اور شریعت کی بالادستی سے انحراف کے اس بدترین قومی جرم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی اور اخروی عذاب (العیاذ باللہ) کا سب سے پہلا اور بڑا ہدف وہی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسوائی اور ذلت سے پوری قوم کو پناہ میں رکھیں۔ آمین یا الٰہ العالمین

موت العالِم موت العالَم

ملک کے دینی حلقوں کے لیے یہ خبر انتہائی رنج والم کا باعث ہوگی کہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد شریف کشمیریؒ، مدرسہ معراج العلوم بنوں کے شیخ الحدیث اور قومی اسمبلی کے سابق ممبر حضرت مولانا صدر الشہیدؒ اور دار العلوم کبیر والا کے استاذ الحدیث حضرت مولانا منظور الحقؒ کا گذشتہ ماہ کے دوران انتقال ہو گیا ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

تینوں بزرگوں کی علمی وتدریسی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور ان کی علمی ثقاہت پر ملک کے دینی حلقوں کو اعتماد رہا ہے۔ آج کے قحط الرجال کے دور میں جبکہ تدریسِ علم اور علمی ثقاہت کا دائرہ دن بدن سمٹتا جا رہا ہے ان بزرگوں کا یکے بعد دیگرے رخصت ہو جانا علمی دنیا کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں، ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں اور تلامذہ کو ان کا علمی مشن جاری رکھنے کی توفیق سے مالامال فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

اعتذار

[illegible] گیلانی اور ڈاکٹر [illegible] کے مضامین کسی وجہ سے شائع نہیں [illegible]
[illegible] کی جا سکے گی۔

(ادارہ)

© rasailojaraid.com